السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جماعت کے سردار نے کسی کو خطیب مسجد کا مقرر کیا تھا۔ اب دوسرا ایک شخص زبردستی بے حکم سردار کے امام بن کر اس مسجد میں نماز پڑھاتا ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس دوسرے شخص کے پیچھے نماز تو جائز ہے، لیکن خود اس شخص کی نماز اس زبردستی امامت کرنے سے عند اللہ مقبول نہیں ہے، بلکہ وہ شخص اس زبردستی بے حکم سردار کے امامت کرنے سے گنہگار اور اللہ پاک کا نافرمان ہے۔

[1](عن عبد اللہ بن عمرو أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: ((ثلاثۃ لا یقبل اللہ منھم صلاۃ، من تقدم قوما، وھم لہ کارھون)) الحدیث (رواہ أبو داؤد وابن ماجہ

[عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں فرماتا: ایک وہ آدمی جو قوم کا امام بن جائے، حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں]

[2]((قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثلاثۃ لا یجاوز صلاتھم آذانھم: العبد الآبق حتی یرجع، وامرأۃ باتت وزوجھا علیھا ساخط، وإمام قوم وھم لہ کارھون

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی: مفرور غلام حتی کہ وہ واپس آجائے، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور لوگوں کا امام، جب کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں]

(رواہ أحمد ومسلم، ورواہ سعید بن منصور)[3]((وعن أبي مسعود عقبۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ

[ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کی سربراہی کی جگہ امامت نہ کرائے]

((وفیہ: ((لا یؤم الرجل الرجل فی سلطانہ إلا بإذنہ

[اور اسی میں ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کی ریاست میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے]

(المنتقی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی، ص: ۹۰ و۹۲) وعن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یؤم قوما إلا بإذنھم)) الحدیث[4]

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے حلال نہیں کہ بغیر اجازت کے کسی قوم کی امامت کرائے]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۵۹۳) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۵۸) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (۹۷۰) اس کی سند ضعیف ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (''لکن الحدیث قد صح بمجموع روایۃ جمع من الصحابۃ بألفاظ متقاربۃ'' (السلسلۃ الصحیحۃ: ۵/۳۲۴

[2] سنن الترمذي، رقم الحدیث (۳۶۰) اس حدیث کو امام ترمذی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

[3] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۶۷۳) مسند أحمد (۴/۱۲۱

[4] سنن أبي داود، رقم الحدیث (۹۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب